سوال

میرے دوبچے ھین جن کی وجاسے گھرمین لرای ھوتی ھے اکسر میری بیوی ایک طرف ھوتی ھے اور میرے والداور بھن بھائ ایکطرف ھوتے ھین اور میری بیوی میرے والدسے بدتمیزی کرتی ھے میرے گھر کاسکون برباد ھوگیا ھے اگرمین بیوی کاساتھ دیتا ھون توگھروالون کی نزرمین برا بنتا

جواب

نافرمان بیوی کوطلاق السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !میری بیوی میری بات نہیں مانتی جھگڑارہتا ہے اورنافرمانی بھی کرتی ہے والدین سے بتمیزی بھی کرتی ہے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال الحمدللہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!!جب کسی کی بیوی اس کی فرمانبرداری نہ کرے، اس کے حقوق ادانہ کرے اور خوش اسلوبی کے ساتھ زندگی نہ گزارے توقرآن کریم نے اس کی اصلاح کی ترتیب وارتین طریقے بتائے ہیں، طلاق دینے سے پہلے ان باتوں پر عمل کرنا چاہیئے۔ ۱)...پہلا طریقہ اوردرجہ یہ ہے کہ خاوندنرمی سے بیوی کو سمجھائے، اس کی غلط فہمی دور کرے۔ اگرواقعی وہ جان کرغلط روش اختیار کیئے ہوئے ہے تو سمجھا بجھا کر صحیح روش اختیار کرنے کی تلقین کرے، اس سے کام چل گیا تو معاملہ یہیں ختم ہوگیا، عورت ہمیشہ کےلئے گناہ سے اور مرد قلبی اذیت سے اوردونوں رنج وغم سے بچ گئے اوراگراس فہمائش سے کام نہ چلے تو...۲)...دوسرا درجہ یہ ہے کہ ناراضگی ظاہر کرنے کےلئے بیوی کا بستر اپنے سے علیٰحدہ کردے اوراس سے علیٰحدہ سوئے۔ یہ ایک معمولی سزا اور بہترین تنبیہ ہے، اس سے عورت متنبہ ہوگئی توجھگڑا یہیں ختم ہوگیا، اوراگروہ اس شریفانہ سزا پر بھی اپنی نافرمانی اورکج روی سے بازنہ آئی تو...۳)...تیسرے درجے میں خاوند کو معمولی مارمارنے کی بھی اجازت دی گئی ہے، جس کی حدیہ ہے کہ بدن پراس مار کا اثراورزخم نہ ہو... مگراس تیسرے درجہ کی سزا کے استعمال کورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں فرمایا، اسلئے اس درجہ پر عمل کرنے سے بچنا اولیٰ ہے۔ بہرحال اگراس معمولی مارپیٹ سے بھی معاملہ درست ہوگیا، صلح صفائی ہوگئی، تعلقات بحال ہوگئے، تب بھی مقصد حاصل ہوگیا، خاوندپر بھی لازم ہے کہ وہ بھی بال کی کھال نہ نکالے اورہربات منوانے کی ضدنہ کرے، چشم پوشی اوردرگزرسے کام لے اورحتی الامکان نباہنے کی کوشش کرے۔ اللہ ہم سب بہنوں کواپنے خاوندوں کا فرمانبردار بنائے آمین دوآدمیوں کی نمازان کے سروں سے اوپر نہیں جاتی۔ ایک اپنے آقا سے بھاگا ہواغلام یہاں تک کہ وہ واپس آجائے۔ اوردوسری وہ عورت جواپنے خاوندکی نافرمان ہویہاں تک کہ وہ اس کی فرمانبرداربن جائے (السلسلة الصحيحة : 288، ، صحيح الجامع : 136 الألباني : حسن صحيح) میاں بیوی کا رشتہ باہمی ہمدردی اورایک دوسرے کی خیر خواہی جیسے محبت بھرے جذبات پر استوار ہوتا ہے۔ لیکن اگراس رشتے میں کانٹے اگ آئیں اور محبت کی جگہ نفرت پیدا ہوجائے، اورمیاں بیوی کا باہمی طور پر اکٹھا رہنا مشکل ہوجائے تو شریعت نے اس اضطراری حالت میں طلاق کے ذریعے دونوں کوایک دوسرے سے علیحدہ ہوجانے کا اختیاردے رکھا ہے۔ آپ نے جوصورت حال بیان کی ہے، اس کا بہترین حل یہی ہے کہ خاندان کی بزرگوں کواس میں ڈالا جائے، اگر معاملہ درست ہوجائے توٹھیک، ورنہ طلاق کا آپشن آپ کے پاس موجود ہے۔ ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب محدث فتوی کمیٹی